سات مُہلِک گناہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجئے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

کبیرہ گناہوں سے اجتناب

عزیزانِ محترم! ہر مسلمان مؤمن کی کوشش وآرزو ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ کر، اُس کی رِضا وخوشنودی حاصل کرکے، کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہو جائے، گناہ ہلاکت وبربادی، رب تعالی کی ناراضگی اور عذابِ الٰہی کا سبب ہیں، خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيْماً﴾[1] "اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے، تو تمہارے دیگر گناہ بھی ہم بخش دیں

(١) پ٥، النِّسآء: ٣١.

گے، اور تمہیں عزّت کی جگہ (یعنی جنّت) میں داخل کریں گے"۔ تو معلوم ہوا کہ گناہِ کبیرہ سے بچنا صغیرہ گناہوں کی بھی مُعافی کا ذریعہ ہے، کبیرہ گناہ وہ ہے جس پر قرآن وحدیث میں کوئی دنیاوی یا اُخروی سزا مقرّر ہے، جیسے شِرک، قتل وغارتگری، زِنا وبے حیائی، چوری، شراب نوشی، کسی پر زِنا کی تہمت لگانا وغیرہ، اور گناہِ صغیرہ پر ہمیشگی اور اس پر اَڑ جانا، اُسے گناہِ کبیرہ بنا دیتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلَى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾[1] "اپنے کیے پر جان بُوجھ کر اَڑ نہ جائیں"، یعنی اگر کوئی غیر شرعی کام ہو جائے، تو اُس پر شرمندہ ونادِم ہو کر، توبہ واستغفار کرکے، آئندہ کے لیے باز رہنے کا عزمِ مصمّم کرنا ہے۔

قتلِ ناحق کی حُرمت اور اس کی دنیوی واُخروی سزا

میرے بزرگو ودوستو! قتلِ ناحق بھی کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے، جو دنیا وآخرت میں ذِلّت ورُسوائی، باہمی اختلافات اور عذابِ الٰہی کا باعث ہے، قتلِ مؤمن کو حلال جاننا بھی کفر ہے، اس کی سزا دائمی جہنّم ہے، قتلِ ناحق کی مذمّت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيْهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيْماً﴾[2] "جو کوئی مسلمان کو جان بُوجھ کر قتل کرے، تو اُس کا بدلہ جہنّم ہے، کہ مدّتوں اُس میں رہے،

---

(١) پ٤، آل عمران: ١٣٥.

(٢) پ٥، النساء: ٩٣.

اور اللہ تعالی نے اُس پر غضب کیا، اور اُس پر لعنت کی، اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار رکھا ہے"۔

محترم بھائیو! دینِ اسلام میں زیادتی، بے انصافی، قتل وغارتگری کی کوئی گنجائش نہیں، بلکہ قصاص میں بھی زیادتی، یعنی ایک کے بدلے زیادہ قتل، یا مُثلہ کرنا یعنی ناک، کان وغیرہ کاٹنا حرام قرار دیا گیا ہے، قصاص حقُ العَبد ہے، میّت کے وارث چاہیں تو قاتل کو مُعاف کرکے اجرِ عظیم حاصل کرسکتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ ۗ إِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْراً﴾[1] "ہر وہ جان جس کی حُرمت اللہ تعالی نے رکھی ہے، اسے ناحق مت مارو، اور جو ناحق مارا جائے تو یقیناً ہم نے اُس کے وارث کو قابو دیا ہے، تو وہ بھی قتل میں حد سے نہ بڑھے، اور ضرور اس کی مدد ہونی ہے"۔

عزیز ساتھیو! حدیثِ پاک میں بھی قتلِ ناحق کی سخت وعیدیں آئی ہیں، محسنِ کائنات حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ نے اس گناہِ کبیرہ سے باز رہنے کی بہت تاکید فرمائی ہے، حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم ﷺ نے فرمایا: «أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَوْلُ الزُّوْرِ»[2] "کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو

---

(١) پ١٥، الإسراء: ٣٣.

(٢) "صَحِيحُ البُخارِي" كتابُ الدِّيات، ر: ٦٨٧١، صـ١١٨٤.

شریک ٹھہرانا، کسی کو ناحق قتل کرنا، والدَین کی نافرمانی، اور جُھوٹی بات کہنا"۔ کسی کو عیب لگانا گناہ ہے، چاہے وہ عَیب اس میں ہو یا نہ ہو، اگر نہیں تو یہ عیب لگانا زیادہ بُرا ہے، اور کسی مسلمان سے محض اُس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے لڑنا کفر ہے، اسی لیے مصطفی جانِ رَحمت ﷺ نے صاف وواضح ارشاد فرمایا: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ»[1] "کسی مسلمان کو گالی دینا فِسق ہے، اور اُسے قتل کرنے کے لیے لڑنا کفر ہے"، لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا ہے۔

زِنا کی حُرمت اور اس کی سزا

حضراتِ گرامی قدر! جہاں دیگر گناہ، گناہِ کبیرہ ہیں، وہیں بدکاری وزِنا بھی گناہِ کبیرہ ہے، اس گناہ میں بہت سی اقوام بُری طرح مبتلا رہیں، اور بعض اَب بھی ہیں، یہ بڑی بے حیائی کا کام، اور بہت ہی بُرا راستہ ہے، اس کے دُور رَس بُرے نتائج پر اگر نظر ڈالی جائے، تو اس فعل کا فاحش ہونا بالکل واضح ہو جاتا ہے، اس سے مُوذی بیماریاں بڑی کثرت سے پھَیلتی ہیں، عظمت وتقدّس پامال ہوتے ہیں، اس فعلِ شنیع کے اِرتکاب سے انسان کی سیرت وصحت بُری طرح متاثّر ہوتی ہے، مُعاشرے میں عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا، اس کے فتنہ وفساد سے اُٹھنے والی چنگاریوں سے خاندانوں کے خاندان جَل کر راکھ ہو جاتے ہیں، اسی لیے شریعتِ اسلامیہ نے اس فعلِ شنیع کا ارتکاب تو دُور، اس پر اُبھارنے واُکسانے والے اُمور کے قریب جانے سے بھی منع فرمایا، انہیں اُمور میں سے اَہم ترین بے پردگی وبدنگاہی، چُست لباسی، مَرد وزَن کا

---

(١) "صَحِيحُ البُخارِي" كتابُ الْإِيْمان، ر: ٤٨، صـ١١.

اختلاط اور مخلوط تعلیمی نظام بھی ہیں، اس فعلِ شنیع سے روکتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيلاً﴾(۱) "بدکاری کے پاس بھی مت جاؤ، یقیناً وہ بے حیائی اور بہت ہی بُری راہ ہے"۔

اس کے برعکس اس گناہ وفعلِ شنیع سے محفوظ رہنا، تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنا، مزید برکتوں، عطاؤں، دخولِ جنّت، اور عزّت واِکرام کا سبب ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، أَضْمَن لَهُ الْجَنَّةَ»(۲) "جو مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دونوں پَیروں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی ضمانت دے، میں اُسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں"۔

چوری کی حُرمت اور اس کی سزا

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! چوری بھی کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے، اور یہ شریعتِ اسلام کو سخت ناپسند ہے، اسی سے متعلق اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْآ أَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾(۳) "جو مرد یا عورت چور ہو تو اُن کے ہاتھ کاٹو، اُن کے کیے کا بدلہ اللہ تعالی کی طرف سے سزا، اور اللہ تعالی غالب حکمت والا ہے"، اس

---

(۱) پ۱۵، بني إسرآئيل: ۳۲.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الرقاق، ر: ٦٤٧٤، صـ١١٢٣.

(۳) پ٦، المآئدة: ۳۸.

آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ: "چور وہ ہے جو محفوظ مال، محفوظ جگہ سے چُھپ کر لے لے"(۱)۔

حُرمتِ شراب اور اس کی سزا

عزیزانِ گرامی! شراب نوشی حرام، گناہِ کبیرہ اور شیطانی کام ہے، اس سے بچنا ہر مسلمان کے لیے بے حد ضروری ہے، شیطان شراب نوشی وغیرہ کے ذریعے آپس میں نفرت ڈالتا، لڑواتا، قتل وغارتگری کرواتا، اور عبادت ودیگر نیک اَعمال سے روکتا ہے، اور جو چیز اللہ تعالی کے ذکر ونماز سے رکاوٹ اور فتنہ وفساد وغیرہ کا باعث ہو، وہ چیز بُری اور چھوڑ دینے کے قابل ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ* إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَن يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلاَةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُوْنَ﴾(۲) "اے ایمان والو! شراب، جُوا، بُت، اور پانسے ناپاک اور شیطانی کام ہی ہیں، تو اِن سے بچتے رہنا؛ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں شراب اور جُوئے کی ذریعے بیَر اور دُشمنی ڈلوادے، اور تمھیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روکے، توکیا تم باز آئے!"۔

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" ص۱۸۰۔

(۲) پ۷، المآئدة: ۹۰.

شرابی لوگ نشہ میں کبھی آپس میں ایک دوسرے کو مارتے ہیں، جُوئے میں ہارنے والے کے دل میں جیتنے والے کی طرف سے نفرت پیدا ہوتی ہے، جس سے بسااوقات قتل وغارتگری تک کی نَوبت آجاتی ہے، اور اس کا بارہا مُشاہَدہ بھی ہوتا ہے، یہ تو ان کا دنیاوی نقصان ہے، اور دینی نقصان یہ ہے کہ نشہ وجُوا نماز اور اللہ تعالی کی یاد سے روکتے ہیں، تو معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ تعالی کے ذکر اور نماز وغیرہ سے روکے، وہ بُری اور چھوڑنے کے قابل ہے۔

بدکاری کی تہمت لگانا

عزیزانِ محترم! مُہلِک ترین وکبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ، کسی پر بدکاری وغیرہ کی تہمت لگانا بھی ہے، یہ ایک انتہائی سنگین جُرم ہے، اس کی سخت وعید ہے، تہمت مُعاشرے میں فتنہ وفساد، تعلقات وروابط کی خرابی کا باعث ہے، جو کسی پاک دامن اور عفیف وعِصمت شِعار پر اِلزام لگائے، اگر وہ چار ۴ گواہ پیش نہ کرسکے، تو حاکمِ اسلام اُسے بطورِ سزا اسّی ۸۰ کوڑے لگائے؛ تاکہ سب کو پتا چل جائے کہ کسی کی عزّت وناموس کے ساتھ کھلواڑ کوئی مذاق نہیں، بلکہ سنگین جُرم ہے، یہ حکم مَرد وعورت سب کے لیے عام ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً﴾[1] "جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں، پھر چار ۴ گواہ مُعائنہ کے نہ لائیں، تو انہیں اسّی ۸۰ کوڑے لگاؤ"۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ٤.

جھوٹی بات کی حُرمت

حضراتِ محترم! کبیرہ گناہوں میں سے جُھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا بھی ہے، لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر قسم کی جھوٹی بات سے اجتناب کرے، کذب بیانی، جھوٹی شہادت سے بچتا رہے؛ کہ یہ اللہ تعالی کی ناراضگی کا سبب ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾(1) "جھوٹی بات سے بچو"، یعنی جُھوٹ بولنے سننے سے بچتے رہو۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ؛ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ الله كَذَّاباً»(2) "جُھوٹ سے بچو؛ کیونکہ جُھوٹ بُرائی کی طرف اور بُرائی جہنّم کی طرف لے جاتی ہے، آدمی جُھوٹ بولتا رہتا ہے اور جُھوٹ میں کوشاں رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالی کے ہاں اُسے جُھوٹا لکھ دیا جاتا ہے"۔

اے اللہ! ہمیں کبیرہ گناہ، قتل وغارتگری، بے حیائی، چوری، شراب نوشی، ارتکابِ تہمت، اور جُھوٹ سے محفوظ فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور

---

(1) پ١٧، الحج: ٣٠.

(2) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة، ر: ٦٦٣٩، صـ١١٣٨.

صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت، اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اوراِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.